"ربوہ میں ایک مہمان کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہوگی۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

راستوں، سڑکوں کے حقوق، آداب
اور
ان کی خدمت

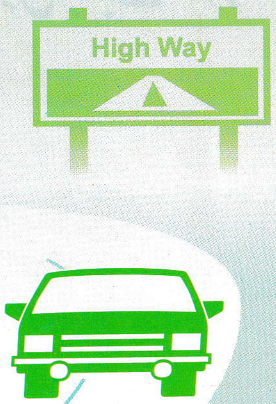

حنیف محمود

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ربوہ ہمارا شہر ہے ، ہمارا گھر ہے ، ہمارا روحانی مرکز ہے، اس کو صاف ستھرا رکھنا اور خوبصورت بنانا ہمارا اخلاقی فرض بھی ہے اور ہماری محبت اور عقیدت کا تقاضا بھی۔

کہتے ہیں کہ انسان آداب سے پہچانا جاتا ہے اور قوم اپنے اطوار سے۔ آداب پر مشتمل ایک کتاب جس میں انسان اور قوم کے باادب ہونے کے پیمانے درج ہیں لکھا ہے کہ اگر کسی انسان کے متعلق یہ دیکھنا ہو کہ وہ کس حد تک مؤدب ہے اس کو کھانے کی میز پر دیکھیں کیونکہ کھانے کی میز پر بڑے سے بڑا باادب انسان بھی آداب کھو دیتا ہے۔ کسی عورت کو گھر میں باسلیقہ دیکھنا ہو تو اس گھر کا غسل خانہ اور کچن دیکھ لیں۔ اور اگر کسی قوم کو باادب دیکھنا ہو تو اس کی Public Places کو دیکھیں کیونکہ اُن کی صفائی ستھرائی سے قوم کا اندرونہ ظاہر ہوتا ہے۔ سڑکیں، راستے اور فٹ پاتھ بھی Public Places میں شامل ہیں۔ جن کے کچھ آداب ہیں۔ جن کے کچھ حقوق ہیں اور ان کی خدمت کرنے کے بارے میں تعلیم موجود ہے۔ جو خود ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھلائی ہے۔

اس ضمن میں صحیح مسلم کی ایک روایت جو حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو راستوں میں بیٹھنے سے بچنے کی ہدایت یوں فرمائی ہے کہ

اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔

صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم ان جگہوں میں بیٹھنے پر مجبور ہیں وہاں بیٹھ کر ہم بات چیت اور باہمی مشورے کرتے ہیں۔ (گھروں میں بیٹھک یا دارے وغیرہ کا رواج نہ ہوگا) اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تمہیں بیٹھنا ہی پڑے تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ راستے کا کیا حق ہے؟ فرمایا:

(i) نظریں نیچی رکھو۔

(ii) کسی کو دکھ اور تکلیف دینے سے بچو۔

(iii) سلام کا جواب دو۔

(iv) نیک باتوں کی تلقین کرو۔

(v) اور بری باتوں سے روکو۔

(صحیح بخاری کتاب الاستیذان باب قول یا ایھا الذین امنوا لاتدخلو بیوتا)

اس حدیث کی رو سے اوّل تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے راستوں میں بیٹھنے کو ناپسند فرمایا بلکہ منع فرمایا۔ اور بامر مجبوری اجازت دی بھی تو اجازت کو مشروط کر دیا کہ آپ کا بیٹھنا یا کھڑے ہونا کسی کی تکلیف کا باعث نہ بنے بلکہ خیر اور بھلائی کا باعث ہو۔ آپ کے ہاتھ، زبان یہاں تک کہ نظر سے بھی کسی کو دکھ یا تکلیف نہ پہنچے۔

مجالس پاکیزہ ہوں۔ آوازیں نہ کسیں جائیں۔ ناشائستہ کلام نہ ہو۔ بلکہ ایسی نیکی کی مجالس ہوں کہ ملائکہ ان مجالس کو ڈھانپ لیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بزم میں یاد کر رہا ہو جب وہ اپنی مجلس میں خدا کو یاد کر رہے ہوں۔ اور اس حدیث میں اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ کی رو سے حلقہ باندھ کر کھڑے ہونا، سرراہ نشست گاہوں پر بیٹھنا راستے کے آداب کے منافی ہے۔ اور اس کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں۔

(i) کبھی دو دوست گزرگاہ میں کھڑے ہو کر باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ قہقہے لگاتے ہیں۔

(ii) کبھی دو سائیکل سوار ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر یا موٹر بائیک والے Side by side چلے جاتے ہیں۔ باتوں میں مصروف جس سے نہ تو پچھلی گاڑی آگے گزر سکتی ہے اور پیدل چلنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث بھی بنتے ہیں۔

(iii) یا یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ آمنے سامنے سے آنے والے دو سائیکل سوار، دو موٹر بائیک والے حتیٰ کہ دو گاڑیوں والے راستے میں ہی کھڑے ہو کر باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جس سے ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے۔

(iv) تانگے (اب تو چلتے نہیں) رکشے والے سڑک کے درمیان میں کھڑا کر کے سواری لے رہے ہوتے ہیں یا اُتار رہے ہوتے ہیں۔ یا بعض اوقات کرایہ پر جھگڑا ہو رہا ہوتا ہے۔ اور جس سے ٹریفک رک جاتی ہے۔ رکشہ والوں کو چاہئے کہ سڑک کے ایک طرف رک کر سواری لیں یا اُتاریں۔ اگر رکشے والا ایسا نہیں کرتا تو سواریوں کو چاہیے کہ وہ رکشے والے سے درخواست کریں کہ وہ ایک طرف ہو کر کھڑا ہو۔

راستہ سے پتھر، کانٹا وغیرہ دُور کرنا:

راستوں کی صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔ ان کو صاف رکھنا شہر کے باسیوں کا سانجھا فرض ہے۔ بعض دوستوں کو راہ چلتے کھانے کی عادت ہوتی ہے اور کھا کر چھلکا یا چھلکوں سے بھرا پلاسٹک کا لفافہ سڑک پر پھینک دیتے ہیں۔ بسا اوقات پان کھانے والے دوست پچکاری مار کر تھوک رہے ہوتے ہیں۔ سبزی فروش یا فروٹ فروش اپنی سبزی یا فروٹ کو تازہ رکھنے کے لئے پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور بچا ہوا پانی بغیر دیکھے ارد گرد سڑک پر پھینک دیتا ہے جس سے راہ گزر کے کپڑے گندے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی اور بہت

سی باتیں جوراہ گزر کو تکلیف پہنچانے کا موجب ہوتی ہیں۔ پرہیز کرنا چاہیے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"جو لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا، ہڈی وغیرہ دور کردے یا کوئی نیکی کرے اور بُرائی سے روکے تو اس نے اپنے نفس کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔"

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

پھر حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ایمان کے کچھ اوپر 70 یا کچھ اوپر 60 شعبے ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا رستے سے ایذاء ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا جزو ہے۔"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان

وافضلھا وادناھا وفضیلۃ الحیاء وکونہ من الایمان)

اس روایت میں جہاں راستوں کو ایذاء پہنچانے والی چیزوں سے پاک وصاف رکھنے کی ہدایت ہے وہاں حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دے کر اور راستے کے حقوق کے ساتھ باندھ کر یہ سبق دیا گیا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو راستہ پر چلتے ہوئے حیاء کے پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ مردوں کا فرض ہے کہ وہ راستے پر چلنے والی خواتین کو ان کے حقوق دیں۔ ان کا احترام کریں اور Ladies first کے اصول کے مطابق راستہ پر گزرنے کے لئے ان کو مقدم رکھیں۔

مردوں کو "یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِھِم" پر عمل کرتے ہوئے اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو بھی قرآنی حکم کہ

"وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی زیب و زینت کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں۔" (سورہ النور آیت 32-31)

کے تحت با پردہ ہو کر اور غض بصر سے کام لیتے ہوئے بازار میں آنا چاہیے اور اپنی زینت کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں تا راستوں یا سڑکوں پر جن برائیوں کے جنم پانے کے خطرات موجود رہتے ہیں ان کا سد باب رہے۔ اور رات کو گھروں سے نکلنے سے اجتناب کریں۔ ہمارے بزرگ رات مغرب کے بعد خواتین کو باہر جانے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے۔

اسی طرح عورتوں کو بازاروں یا سڑکوں اور مردوں کے اجتماعات سے گزرتے وقت خوشبو کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ

"جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔"

(المؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد)

راستہ سے تکلیف دہ چیز یا راستہ میں رکاوٹ ڈالنے والی چیز ہٹا دینے کی بات چل رہی ہے۔ تو حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ایک اور روایت درج کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"میں نے ایک شخص کو بہشت میں ایک نیکی کے عوض سیر کرتے دیکھا کہ راستے سے کانٹوں والی ٹہنی کو ہٹا دیا یا درخت سے کاٹ کر الگ کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی، اس کو بخش دیا اور جنت میں جگہ دی۔"

(مسلم کتاب البر و الصلہ و الادب باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق)

راستوں میں تکلیف دہ کاموں میں سے ایک کام جس کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرا منایا اور اسے لعنتی کام قرار دیا وہ یہ کہ لوگوں کی گزرگاہوں یا کسی سایہ دار جگہ پر جہاں لوگوں نے گزرنا یا آرام کرنا ہوتا ہے بَول و براز پھرنا یعنی پاخانہ وغیرہ کرنا ہے۔ (مسلم کتاب الطہارۃ)

بعض دیگر تکلیف دہ چیزیں:

بعض خواتین گھر کو جھاڑ پونچھ کر گند یا تو گلیوں میں پھینک دیتی ہیں یا گھروں میں کام کرنے والی خواتین اپنی سہولت کی خاطر سڑک کے کنارے Dust Bin میں پھینکنے کی بجائے اس کے اردگرد ہی جلدی سے پھینک جاتی ہیں۔ جس سے تعفن پھیلتا ہے۔

یا گھر کا گندا پانی باہر گلی کوچے میں کھول دیتے ہیں۔ جو رستوں میں آکر گزرنے والوں کے لئے مشکل پیدا کرتا ہے۔ اس پانی میں بعض اوقات دیگر گند کے ساتھ پلاسٹک کے لفافے بھی آجاتے ہیں جو گندگی میں ایک خاص قسم کا اضافہ کررہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا ہونے والی گندگی کی صفائی کا خاص بندوبست کیا ہوا ہے۔ یہ گند یا تو دوسری مخلوق کی غذا کا حصہ بن جاتا ہے یا زمین کا حصہ بن کر گل سڑ جاتا ہے۔ اس عمل کو Biodegradation بولتے ہیں مگر پلاسٹک کا لفافہ جوں کا توں قائم رہتا ہے۔ اور گند میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اول تو رستہ میں کھانا اچھی بات نہیں۔ تاہم یورپ میں یہ بہت اچھا طریق رائج ہے کہ دوست و خواتین چلتے چلتے کھاتے جاتے ہیں اور چھلکوں یا ریپر اور کاغذات کو ایک لفافہ میں رکھتے چلے جاتے ہیں اور وہ لفافہ بعض اوقات میلوں میل ان

کے ساتھ سفر کرتا ہے اور جب Dust Bin دیکھتے ہیں اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر یہی طریق ہم چھوٹے بڑے استعمال کریں تو گندگی میں کمی آسکتی ہے۔

ایک اور گندی عادت جو ہمارے معاشرہ کا حصہ ہے وہ جگہ جگہ پر تھوک پھینکنا ہے۔ یہ نہایت غلیظ حرکت ہے اور گزرنے والوں کے لئے کراہت کی موجب ہوتی ہے۔ اس سے بھی اجتناب چاہیے۔ اگر کسی کو لعاب دہن کی زیادتی کا ہی مسئلہ ہے تو اپنے پاس پلاسٹک کا لفافہ رکھے اور اس میں گند پھینک دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اپنے کپڑے صاف رکھو۔ بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو۔ پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی از روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سڑک یا فٹ پاتھ پر تھوک دیتے ہیں جو بڑا کراہت والا منظر ہوتا ہے تو اگر ایسی کوئی ضرورت ہو بھی تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ایک طرف ہو کر کنارے پر ایسی جگہ تھوکیں جہاں کسی کی کبھی نظر نہ پڑے۔" (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 171)

امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اہالیان ربوہ کو ربوہ اور اس کے ماحول اور سڑکوں کی صفائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام

کریں۔ تاکہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آ رہی ہے۔ اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہیے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصوت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تاکہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہیے۔ اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔" (مشعل راہ جلد نمبر پنجم حصہ اول صفحہ 170)

پھر ماحول کی صفائی کے حوالہ سے فرمایا:

"اپنی یادداشت میں محفوظ کرلیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 42)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ربوہ کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے اور سڑکوں کے حقوق اور ان کی خدمت کے بارے میں بہت سے خطبات ارشاد فرمائے۔

ایک موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جاری تربیتی کلاس میں خدام کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"اب آپ اپنے ماحول میں دیکھیں کہ کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو جانتے، سمجھتے اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور اس گندے ماحول میں

ہمارے بہت سے احمدی خدام بھی ایسے ہوں گے جن کو یہ خیال نہیں آتا ہوگا کہ سڑک پر کوئی تکلیف دہ چیز نہ پھینکیں۔ اوّل تو سڑک پر کھانا پسندیدہ نہیں۔ لیکن اگر کہیں ضرورت پڑ جائے (بعض دفعہ مسافروں کو سڑکوں کے کنارے پر کھانے کی جائز ضرورت پڑ جاتی ہے) تو وہ تربوز کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے، آم کھائیں گے تو اس کی گٹھلیاں وغیرہ وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ کیلا کھائیں گے تو اُس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے اور بعض دفعہ آٹھ دس منٹ کے بعد کوئی بچہ دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے اور کیلے کے چھلکے یا آم کی گٹھلی یا تربوز کے چھلکے پر سے پاؤں پھسلے اور گرے اور اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ایسے شخص نے اس سڑک کی خدمت نہیں کی۔ نیز اس نے بنی نوع انسان میں سے کسی کو تکلیف پہنچانے کا امکان پیدا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ایسے لوگوں کو اپنے فضل سے بچا بھی لیتا ہے لیکن اگر کسی ایک شخص کو بھی اس کی وجہ سے دکھ پہنچا تو اپنے رب سے وہ کیا کہے گا کہ میں نے دعویٰ تو کیا تھا کہ میں تیرا خادم ہوں۔ لیکن میں نے خدمت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ پھر جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ اس نے ہمیں ہر مخلوق کا خادم بنا دیا لیکن چونکہ ہر چیز کو اس نے انسان کے لئے یعنی اس کے فائدہ کے لئے، اس کے آرام کے لئے اور اس کی قوتوں کی نشوونما کے لئے پیدا کیا ہے تا کہ وہ اپنے رب کی رضا زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے۔ اس لئے سب سے بڑا خادم اس نے ہمیں انسان کا بنایا۔ جتنے احکام ہمیں قرآن کریم کی تعلیم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں نظر آتے ہیں۔ ان سب کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ بنی نوع انسان کی خدمت سے ہے۔" (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 132-131)

ضرررساں یا نقصان پہنچانے والی چیز ساتھ لے کر نہ چلیں:

آج کل اسلحہ کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ اسلحہ کی نمائش کرنا یا کھلے طور پر ہتھیار لے کر گزرنا منع ہے تا راہ گزر کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ بارش کے دنوں میں دوست احباب چھتری اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور بے خیالی میں چھتری کو ایسے طریق سے پکڑتے ہیں کہ اس کی نوک سامنے یا پیچھے کی طرف ہوتی ہے جس سے راہ چلتے شخص کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جو اچھی بات نہیں۔ چھتری کی نوک کو زمین کی طرف رکھنا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"جو شخص ہماری مساجد یا بازاروں میں گزرے کہ اس کے پاس تیر ہوں تو لازم ہے کہ اسے بند کر کے گزرے یا ہاتھ سے ان کی نوک پکڑے تا کہ کسی مسلمان کو نوک چبھ نہ جائے۔"

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی من حمل علینا السلاح فلیس منا)

فٹ پاتھ کا استعمال:

ہمارے پیارے شہر میں گو سڑکوں کے ارد گرد فٹ پاتھ تو نہیں ہیں تاہم سڑکوں کے ارد گرد ہر دو اطراف میں جگہ تو موجود ہے اور پیدل چلنے والوں کو وہ استعمال میں لانی چاہیے۔ اگر سڑکیں ٹریفک کے استعمال میں ہوں اور فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے، تو یقیناً دونوں آرام میں رہیں۔ تصادم بالکل بھی نہ ہو۔ اگر ٹریفک فٹ پاتھ پر آجائے تو جان کا

نقصان اگر پیدل لوگ سڑک کے بیچوں بیچ چلنے لگیں تو بھی جان کا نقصان ۔ جہاں فٹ پاتھ موجود ہوں، ان کو استعمال کریں اور نظم وضبط کے ساتھ چلیں ۔ اگر سڑک پر فٹ پاتھ نہ ہوں تو وہ ٹریفک کی مخالف سمت میں چلیں یعنی اس طرف چلیں جدھر سے ٹریفک آ رہی ہو اس کا اثر یہ ہوگا کہ آدمی پیچھے سے آنی والی ٹریفک کی لپیٹ میں نہیں آتا ۔

یہ بات مشاہدہ میں بھی آتی ہے کہ بعض ریڑھی والے یا چھابڑی والے فٹ پاتھ پر یا سڑکوں کے کنارے جگہ پر آ بیٹھتے ہیں یا ہمارے دکاندار اپنی اشیاء نکال کر باہر رکھ دیتے ہیں ۔ جس سے جگہ تنگ ہو جاتی ہے اور پیدل چلنے والے کو جب رستہ نہیں ملتا تو وہ سڑک پر چلنے پر مجبور ہو جاتا ہے جس سے ٹریفک میں خلل آتا ہے ۔ اس لئے جو شخص سڑک پر آ کر راستے کو بلاک کر کے اپنی چیز بیچنا چاہتا ہے ۔ اس کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے اور جو قانون کی پابندی کر رہے ہیں ان سے خرید وفروخت کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں ۔

سڑک پار کرنے کے آداب :

بعض لوگ نہایت تیزی سے بے سوچے سمجھے سڑک پار کرنے لگتے ہیں ۔ سڑک پر موٹریں کاریں ٹانگے اور سائیکل ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں اور اگر سڑک پار کرتے وقت آدمی اس بات کا خیال نہ رکھے تو عین ممکن ہے کہ وہ کسی حادثہ کا شکار ہو جائے ۔ آدمی کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اگر پانچ منٹ لیٹ ہو گیا تو کوئی بات نہیں ۔ اس کی نسبت کہ وہ تیزی سے ہمیشہ کے لئے " آگے " چلا جائے لہذا آدمی کو سڑک عبور کرتے وقت دائیں بائیں اچھی طرح دیکھنا چاہیے اور جب یہ اطمینان ہو جائے کہ سڑک خالی ہے تب سڑک کو پار کیا

جائے۔ بعض ایسے چوراہے جہاں ٹریفک زیادہ ہو پار کرنے کے لئے خاص جگہ کا تعین کر دیا جاتا ہے اور ایسے چوراہوں پر سڑک مقررہ جگہ سے ہی عبور کرنی چاہئے۔ اور وہ بھی اس وقت جب سڑک پار کرنے کے لئے ٹریفک کا اشارہ ساتھ دے۔

پیدل چلنے والا اور سائیکل سوار بھی قانون کے پابند ہیں:

قانون خواہ مادی ہو یا روحانی ایک انسان کی جسمانی صحت و سلامتی اور اس کی روحانی زندگی کی بقا، اس کی روحانی صحت اور سلامتی کے لئے بنایا جاتا ہے اور قانون کی فرماں روائی اور اطاعت ماحول میں بسنے والے ہر انسان پر فرض ہے۔ خواہ وہ پیدل چل رہا ہے یا سائیکل سوار ہے۔ بالعموم یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ پیدل چلنے والا (Pedestrian) یا سائیکل والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ قانون میرے پر لاگو نہیں ہوتا جس سے حادثات رونما ہوتے ہیں اور ان کی معمولی غلطی کی وجہ سے دوسرے کو بسا اوقات بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ مثلاً سائیکل والا بہت تیزی سے سائیکل چلاتے ہوئے چھوٹی سڑک سے بڑی سڑک یعنی مین سڑک پر بغیر دیکھے دائیں بائیں آجاتا ہے جو حادثہ کا موجب ہوتا ہے۔ پیدل چلنے والے کو اپنے ہاتھ پر سڑک کے کنارے چلنا چاہیے۔

راستے کا ایک حق رات کو Lights کے ساتھ چلنا ہے:

راستے کے جو بہت سے آداب ہیں ان میں ایک ادب اور خدمت یہ ہے کہ سواری والے حضرات خواہ وہ سائیکل والے ہوں، موٹر سائیکل والے یا گاڑی والے ان کو چاہیے کہ اُن کی سواری اس قابل ہو کہ وہ سڑک پر آسکے کہیں معمولی سی غلطی بہت بڑے حادثہ اور نقصان

کا موجب نہ بن جائے۔

بالعموم یہ دیکھا گیا ہے کہ رات کو گاڑی چلاتے وقت یا تو Lights مکمل نہیں ہوتیں یا اگر مکمل ہوتی ہیں تو Full Lights کے ساتھ گاڑی چلاتے ہیں جبکہ رات کو Dim Lights کے ساتھ چلنا چاہئے۔ سائیکل والوں کو بھی اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنی سائیکل پر اس کے آگے بھی اور پیچھے بھی پلاسٹک کے ایسے شیشے لگوائیں جن سے رات کو لائیٹ Reflect ہوتی ہے۔

مجھے کچھ روز قبل ایک فنکشن میں جانے کا موقعہ ملا وہاں ایک نوجوان دوست بیساکھیوں کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے وجہ دریافت کی تو پتہ چلا کہ رات کو ان کا سکوٹر ایک ایسی گاڑی سے ٹکرا گیا جس کی ایک طرف کی Light نہ تھی اور گاڑی میں ایک طرف کی Light کی کمی کی وجہ سے ایک نوجوان اپنے گھٹنے کی ہڈی تڑوا بیٹھا۔ ایک وقت تھا کہ تانگے کے ہر دو اطراف پر رات کو لالٹین روشن کی جاتی تھیں تاکہ ہر آنے جانے والے کو یہ احساس ہو کہ تانگہ آرہا ہے مگر آج اس معمولی لیکن بہت اہم پہلو کو نہ صرف نظر انداز کر دیا گیا ہے بلکہ ٹرالیاں جب بھاری پن سامان Load کر کے چلتی ہیں تو پیچھے Lights نہ ہونے کی وجہ سے اکثر گاڑیاں ان سے ٹکرا جاتی ہیں۔ اور یوں حادثات اور اموات کا ریشو بھی بڑھ گیا ہے۔

اسکولز و کالج جانے والے بچے بھی راستے کا حق ادا کریں:

یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ اسکولز، کالجز اور مدرسوں میں جانے والے بچے سڑک کو گھیر کر چلتے ہیں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ طلبہ سائیکلوں پر جاتے وقت سڑک کے حقوق کی رعایت نہیں رکھتے اور تین تین چار چار دوست سائیکلوں پر اکٹھے جا رہے ہوتے ہیں۔

جبکہ ان کو راستے کے حقوق اور آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔اور تعلیم کے اچھے نتائج ان کے عمل اور کردار سے ادا ہونے چاہیے جس کا اظہار راستوں اور سڑکوں پر ہوتا ہے۔طلبہ کو چاہیے کہ وہ مہذب بن کر اور اپنی تعلیم کا اظہار کرتے ہوئے سڑکوں پر چلیں۔انگریزی میں محاورہ ہے۔

Education is not only education but formation.

کہ تعلیم صرف حصول تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اسلامی اخلاق اور دنیاوی قوانین سے آراستہ کرنا، مزین کرنا ضروری ہے اور ایک انسان کی Personality کا اظہار اس کی چال اور رکھ رکھاؤ سے ہوتا ہے۔سڑک جس کے اظہار کی بہترین جگہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ احمدی طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" آج کل مختلف ممالک میں طلبہ کی ہڑتالیں ہوتی ہیں، توڑ پھوڑ ہوتی ہے، مطالبے منوانے کے لئے گلیوں میں نکل آتے ہیں، مطالبہ یونیورسٹی یا کالج کا ہوتا ہے اور توڑ پھوڑ سڑکوں پر سٹریٹ لائٹس کی یا حکومت کی پراپرٹی کی یا عوام کی جائیدادوں کی ہو رہی ہوتی ہے، دکانوں کو آگیں لگ رہی ہوتی ہیں۔تو یہ انتہائی غلط اور گھٹیا قسم کے طریقے ہیں۔اسلام کی تعلیم تو یہ نہیں ہے، طالبعلم علم حاصل کرتا ہے اس کے اندر تو ایک وقار پیدا ہونا چاہئے۔اور ادب اور احترام پیدا ہونا چاہئے۔اساتذہ کے لئے بھی، اپنے بڑوں کے لئے بھی، نہ کہ بدتمیزی کا رویہ اپنایا جائے۔پھر بعض دفعہ ہمارے احمدی اساتذہ کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 37)

سڑک قومی ورثہ ہے اس پر کھیلنا ایک غلط رواج ہے:

سڑک قومی ورثہ ہے اور سرکار کی ملکیت ہوتی ہے اس لئے بلاوجہ سڑک اور گزرگاہ کو معمولی معمولی کام کی خاطر بلاک نہیں کرنا چاہیئے۔نوجوانوں کو کرکٹ،فٹ بال،گلی ڈنڈا، میرو ڈبہ اور باڑی وغیرہ کھیلنے کے لئے گراؤنڈز جانا چاہیے نہ کہ سڑکوں پر کھیلیں۔اسی طرح شادی بیاہ والے سڑکوں کو روک کر شادی کرر ہے ہوتے ہیں۔اب تو ایسے ہال ہر جگہ بن چکے ہیں۔اپنے شہر میں تو لان اور پارک بھی مل جاتے ہیں تو پھر سڑک یا راستہ بلاک کرنے سے بلاوجہ راہ گزروں کو زحمت اٹھانی پڑتی ہے یا بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بنکوں کے سامنے یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی کے لئے قطار بناتے ہیں تو یہ سڑک پر آئی ہوتی ہے۔جبکہ سڑک کے ساتھ ساتھ بآسانی قطار بن سکتی ہے۔

سڑک سرکار کی ملکیت ہے تعمیر کے میٹریل سے بلاک نہ کریں:

جہاں تعمیر کا کام ہو وہاں اینٹوں اور ریت وغیرہ سے سڑک بلاک نہیں ہونی چاہیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حکمت اور اچھی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے اسے جہاں سے ملے لے لے۔

یورپ میں اس سلسلہ میں بہت خیال رکھا جاتا ہے۔وہ عمارت تعمیر کرنے سے پہلے عمارت والے حصہ کو شیٹ کے ساتھ Cover کرتے ہیں۔تاکہ راہ گزر کو تکلیف نہ ہو۔

ریت وغیرہ کو جب منتقل کیا جاتا ہے۔شیٹ کے ساتھ Cover کرتے ہیں۔اگر پیدل چلتے ہوئے کندھا لگ گیا ہے تو Sorry کر کے گزریں گے۔

پیدل چلنے والے نے اگر پاؤں سڑک پر رکھ دیا ہے تو گاڑیاں فوراً رک جاتی ہیں اور اس کو گزرنے کا حق دیتے ہیں حتیٰ کہ اگر گاڑی والے سے کوئی غلطی ہوگئی ہے وہ ہاتھ اٹھا کر معذرت کر کے جاتا ہے۔ان اچھی باتوں کو یہاں لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔

راستوں کا ایک حق تکبیر و تہلیل و تسبیح ہیں:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ہر انسان کی ہڈیوں کے 360 جوڑ ہیں۔اور جو شخص اس تعداد کے برابر روزانہ تسبیحات کرے۔ الله اکبر کہے، الحمد لله ، لااله الا الله، سبحان الله، استغفر الله کا ورد کرے اور لوگوں کے راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی وغیرہ دور کر دے یا اسی قدر نیکی کرے، برائی سے روکے تو اس نے اپنا نفس دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔"

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف)

اس روایت میں ہمارے لئے ایک اور اہم سبق موجود ہے کہ انسان جب بازار جاتا ہے۔سڑکوں پر چلتا ہے تو اس کے جوڑ چلنے میں اس کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔اپنی حیثیت سے کم کسی شخص کو یا معذور شخص کو دیکھتا ہے تو فوراً شکر کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔اس لئے چلتے ہوئے اسے شکرانہ کے طور پر تسبیحات کرتے رہنا چاہیے اور ایک طرف تسبیحات کر کے حقوق اللہ ادا کر رہا ہو تو دوسری طرف راستہ میں پڑی ایذاء رسانی والی چیز کو دور کر کے

حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو رہی ہوگی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم راستے پر چلتے اگر بلندی آجاتی یا پستی آتی تو آہستہ آواز سے تکبیر و تہلیل و تسبیح کرتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر عمل کرتے ہوئے ہم جب بلندی چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب گھاٹی میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔"

(تجرید بخاری صفحہ 556-555)

سڑک کی خدمت:

اوپر میں لکھ آیا ہوں کہ سڑک پر نیکی کرنے والا اور برائی سے روکنے والا اپنے نفس کو دوزخ کی آگ سے بچالیتا ہے۔ نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں۔ چند ایک کا ذکر مضمون کے دوسری جگہوں پر آچکا ہے یا آئے گا۔ یہاں اس نیکی کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ اجنبی کو راستہ بتا دینا بھی نیکی ہے، راستے میں کسی کا سامان لدوا دینا، سواری میں مدد کرنا بھی نیکی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ہر روز ہر آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی سواری میں مدد کرنا اُسے سواری پر چڑھا دینا بھی صدقہ ہے یا کسی کا سامان اور اسباب اس کی سواری پر لدوا دینا بھی ایک نیکی اور صدقہ ہے۔"

(مسلم کتاب الزکوۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

افشو السلام بینکم:

راستوں کے حقوق اوران کی خدمت کے حوالہ سے بنیادی حدیث جو مضمون کے آغاز پر درج ہو چکی ہے میں ایک اہم امر سلام کا جواب دینا ہے۔ راستے میں خواہ آپس میں پہچان نہ بھی ہو سلام کرنا چاہیے۔

صحابہ کرامؓ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ وہ نیکیاں کمانے کے اس قدر مشاق ہوتے تھے کہ وہ بازاروں میں نکل جاتے اور ہر ملنے والے اور آنے والے کو سلام کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان میں پیش پیش تھے۔ حضرت طفیل بن ابی کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ "میں ایک صبح ان کے پاس گیا تو مجھے کہنے لگے آؤ بازار چلیں میں نے کہا کہ آپ نہ کوئی سودا خریدتے ہیں نہ کسی کا بھاؤ پتہ کرتے ہیں اور نہ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں۔ آپؓ نے کہا۔ اے طفیل! (بڑے پیٹ والے۔ آپ کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو سلام کے لئے جاتے ہیں۔ جو ہمارے سامنے آئے گا ہم اسے سلام کہیں گے۔"

(مؤطا کتاب الجامع باب جامع السلام)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ یہ ہدایت فرمائی ہے کہ

"سوار پیدل کو سلام کرے۔ پیدل بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کیا کریں۔"

(بخاری کتاب الاستیذان باب تسلیم الراکب علی الماشی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر میدان میں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ افشو السلام میں بھی آپؐ سلام کرنے میں سبقت لے جاتے اور ہر کس و ناکس کو آپؐ سلام عرض کرتے

خواہ وہ مسلمان ہوتا مشرک ہوتا یا یہود یا بت پرستی سے تعلق ہوتا۔غرض ہر واقف اور ناواقف کو سلام عرض کرتے۔ (بخاری کتاب الاستیذان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 07/جون 2003ء کی چلڈرن کلاس میں ربوہ کے اطفال کو پیغام بھجواتے ہوئے فرمایا:

"ربوہ کے بچے ماشاء اللہ آپ لوگوں کی طرح بہت ہی پیارے بچے ہیں۔ان کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ احمدیوں کو سلام کو رواج دینا چاہیے یعنی ہر احمدی کو یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ وہ ہر ملنے والے کو سلام کہے اور اس کے لئے حضرت صاحبؓ نے قادیان کی مثال دی تھی کہ وہاں ہر بڑا چھوٹا سلام کہتا تھا اور ایک بہت پیارا اور محبت والا ماحول تھا۔تو عمومی طور پر حضرت صاحبؓ نے سارے بچوں کو اور بڑوں کو یہ کہا تھا کہ جب آپس میں ملیں تو سلام کہیں، خوش اخلاقی سے ملیں، لیکن ربوہ کے بچوں کو خاص طور پر کہا تھا کہ وہاں کا ماحول ایسا ہے کہ سلام کی عادت ڈالیں۔تو ربوہ کے بچوں کے لئے یہی میرا پیغام ہے کہ ربوہ کے ماحول کو ایسا بنا دیں کہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں، بڑے بھی چھوٹے بھی بچے بھی۔بعض دفعہ بڑوں سے سستیاں ہو جاتی ہیں تو بچے اس کی پابندی کریں کہ انہوں نے بہرحال ہر ایک کو سلام کہنا ہے اور سلام کرنے میں پہل کرنی ہے تو اس طرح ربوہ کے ماحول پر بڑا خوشگوار اثر پڑے گا۔انشاء اللہ"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 64)

پھر فرمایا:

"جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔خاص طور پر ربوہ، قادیان

میں ۔ اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی ۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہوسکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 98)

انتظامیہ کے ساتھ تعاون بھی راستوں اور سڑکوں کی خدمت ہے:

اس سلسلہ میں ہمیں یہ یادرکھنا چاہیئے کہ اولوالامر کی اطاعت کے حکم کے پیش نظر اپنے کارکنان اور خدمت گزاروں کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ ہماری خدمت کے لئے متعین ہیں۔ انجمن تاجران جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے نمازوں کی خاطر بالخصوص نماز جمعہ کی خاطر دکانیں بند کرواتی ہے تو ہمیں ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور جمعہ کے روز دوپہر 12.00 بجے کے بعد خرید وفروخت نہ کریں اور اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید میں جمعہ کی تیاری کر کے جمعہ کے لئے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ میں اپنی دکانوں کو بند کر کے خلافت سے وابستگی اور اس کی قدر و منزلت اور اطاعت کا ثبوت دیں۔

پاکستان بھر میں یہ واحد انجمن تاجران ہے جس کا ایک سیکرٹری صلوٰۃ بھی ہے جو نمازوں کے اوقات میں دکانیں بند کروا کر نماز باجماعت کا انتظام بھی کرواتا ہے۔

اور رات دیر تک دکانیں کھلی رکھنے سے بھی قباحتیں پھیلنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بھی انجمن تاجران سے تعاون فرمائیں۔

ہم تو بفضلہ تعالیٰ تربیت و تنظیم کے لحاظ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ تنظیم ہماری پہچان اور ہمارا طرہ امتیاز ہے اور ہم دنیا میں ایک پرچم تلے خلافت کے پلیٹ فارم پر اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی بجا آوری کے لئے منظّم جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست جو Welwisher تھے لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ مختلف جگہوں کی زیارت کرتے کرتے جب وہ بہشتی مقبرہ پہنچے تو قبروں کی ترتیب کو دیکھ کر بے ساختہ بول اٹھے کہ آپ کی جماعت کے مُردے بھی تنظیم کے ساتھ لیٹے ہوئے ہیں۔ زندوں میں تنظیم کا کیا عالم ہوگا۔

اس لئے اپنے پیارے شہر کے حسن میں مزید اضافہ کرنے کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سڑکوں، گزرگاہوں اور راستوں کے حقوق کماحقہٗ ادا کریں۔ ان کی صفائی کا خیال رکھیں۔ ان کے ساتھ بنی نالیوں کو صاف ستھرا رکھیں اپنے گھروں کے سامنے والے حصہ پر چھڑکاؤ کر دیا کریں۔ اپنے گھروں کے باہر سڑک کے ساتھ ایک دو پودے ترتیب سے لگا دیں اور ان کی نگرانی کریں۔

سڑکوں پر جو بھی Cautions لکھے گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے ہیں۔ ان کی

پابندی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر لکھا ہے بائیں طرف چلیں تو بائیں ہاتھ چلنا چاہیے۔ گول چکر کے حقوق ادا کریں اور بائیں چلتے ہوئے گول چکر کے اوپر سے ہو کر گزریں۔ یاد رہے جو گاڑی دائرے میں ہے اس کو گزرنے کا پہلے حق ہے۔ اس سلسلہ میں رکشہ والوں کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

اگر لکھا ہو کہ یہاں پارکنگ منع ہے تو وہاں گاڑی کھڑی نہ کریں۔ کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے یا بیت الذکر، ہسپتال کے گیٹ کے سامنے یا پبلک جگہوں پر گاڑی پارک نہ کریں۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"گاڑیاں پارک کرتے ہوئے بھی خیال رکھیں کہ گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ ٹریفک کے قواعد کا بھی خیال رکھیں۔" (مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 74)

ریلوے پھاٹک بند ہونے کی صورت میں اس پر رش نہ کریں اور ترتیب کے ساتھ اپنی سمت اور اپنے ہاتھ پر کھڑا رہیں۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ گاڑیاں پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے کھڑی ہیں۔ پھاٹک کھلتے ہی دسویں نمبر پر کھڑی گاڑی بھی ہارن دے گی حالانکہ اگلی گاڑیاں چلیں گی تو اس کی باری آئے گی۔ ڈرائیونگ میں صبر اور حوصلہ کی بھی ضرورت بہت ہوتی ہے۔

حضرت معاذؓ بیان فرماتے ہیں کہ

"ہم لوگوں نے ایک دفعہ جنگ پر ایسے قیام کیا کہ جگہ تنگ پڑ گئی اور رستہ بند ہو گیا تو آپؐ نے اعلان کروایا جو لوگوں کی جگہ تنگ کرے یا رستہ بند کرے اسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔"

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایؤمر من انضحام العسکر و سعتہ)

عام دنوں میں بھی بالخصوص بارش ہورہی ہوتو گاڑی آہستہ Drive کریں اور پیدل گزرنے والوں کا خیال رکھیں تا پانی کے چھینٹے یا گرد و غبار پیدل چلنے والوں پر نہ پڑے۔ہسپتال کے قریب ہارن نہ بجائیں۔ بیوت الذکر کے احترام کے پیش نظر اس کے قریب ہارن بجانے سے اجتناب کریں۔

اگر رش ہوتو over taking سے پرہیز کریں اور اپنے ہاتھ چلتے چلے جائیں اور جب کہیں موقعہ ملے تو پھر Cross کریں۔ مجھے یاد ہے کہ یورپ میں ایسی سڑک جہاں گاڑیاں آ جا رہی ہوں یعنی Two ways ہوتو سڑک کے درمیان حکومت نے زیبرہ کراسنگ لگائی ہوتی ہے اور چوراہوں ،شہروں اور بعض اہم جگہوں پر زیبرہ کراسنگ کی جگہ مسلسل بغیر کسی وقفہ کے ایک سفید لکیر ہے۔اس لکیر کے ساتھ ساتھ گاڑی والا مسلسل گاڑی چلاتا چلا جائے گا۔ اور وہ بغیر وقفہ کے لگی لکیر کو کراس کر کے آگے گزرنے کی کوشش نہیں کرے گا خواہ میلوں میل ایسے چلنا پڑے اور جونہی زیبرہ کراسنگ آئی تو دائیں بائیں دیکھ کر Cross کر جائے گا۔قانون کی پابندی کرنی ان کی گھٹی میں رکھ دی گئی ہے۔خواہ اسے کوئی دیکھ نہ بھی رہا ہو۔مگر وہ سمجھتے ہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے۔

پاکستان بننے کے کافی عرصہ بعد تک بعض اچھی باتیں رائج تھیں آج بھی ان کو رائج کرنے کی ضرورت ہے مثلاً ہر گاڑی والا (گو گاڑیاں کم تھیں) حتی کے تانگے والا رات کو دائیں بائیں لیمپ یا لالٹین جلا کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا تھا۔تانگے والا اپنے جانور یعنی گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ پر تھیلا لٹکایا کرتا تھا تا گند یعنی لید سڑک پر نہ گرے اور سڑک گندی نہ ہو۔اور آج کل گو تانگے بہت کم رہ گئے ہیں اور ان کی جگہ رکشہ ، وین یا ٹیکسی وغیرہ نے لے لی ہے۔اور ان کے انجن سے نکلنے والے

دھویں سے Polution پھیلتی ہے۔ جو مضر صحت ہے۔

ہم نے یہ بھی دیکھا تھا کہ خاکروب علی الصباح قبل از نماز فجر سڑکوں پر جھاڑو لگا کر صفائی کر جاتا تھا۔ مگر اب یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب سورج چڑھ جاتا ہے اور لوگوں کی آمدِ ورفت شروع ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر لوگ جب نہا دھو کر صاف ستھرے اجلے کپڑے پہن کر دفاتر کو جا رہے ہوتے ہیں تو خاکروب اپنے منہ کے ارد گرد مڑاسہ باندھ کر جھاڑو لگا رہا ہوتا ہے اور سارا گرد و غبار نہا دھو کر گزرنے والے راہ گزروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سائیکل سوار اپنے ہاتھ چلتا تھا اور جب مڑنا ہوتا تھا تو ہاتھ کا اشارہ دے کر مڑا کرتا تھا۔ مگر اب سائیکل سوار اتنی تیزی کے ساتھ بڑی سڑک پر داخل ہوتا ہے کہ کئی ایک حادثے اس معمولی سی غلطی کی وجہ سے رونما ہو چکے ہیں، اور بسا اوقات جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین کو مسلمانوں کے لئے مسجد قرار دیا ہے گویا سجدہ گاہ ہے اور مسجد کے جو آداب اور حقوق ہیں ان کو اگر ہم سڑک پر لاگو کریں تو سڑکوں کے حقوق و آداب خود بخود ادا ہونے لگتے ہیں۔

اللہ اور رسول کی اطاعت موجب فوز مرام ہے:

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات، خطابات و تقاریر میں متعدد بار اس امر کی تلقین فرما چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں ان پر قدم ماریں۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اور یہی دراصل اطاعت الٰہی و اطاعت رسول ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

سورۃ الاحزاب آیت 72 میں فرماتا ہے۔

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ○

کہ جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

رستوں کے حقوق اور ان کے آداب بھی آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم ہے۔ اس پر قدم مارتے ہوئے سڑکوں کی صفائی کرنا۔ ان کے حقوق ادا کرنا۔ ان کی خدمت کرنا۔ ان کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا موجب فوز مرام ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کے اخیر پر سڑکوں یا بازاروں میں جانے کی دعاؤں کا بھی ذکر ہو جائے۔

بازار کے لئے گھر سے نکلنے کی دعا:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فرمائی ہے آپؐ نے جہاں راستے کے حقوق و آداب کی نشان دہی فرمائی وہاں گھر سے نکل کر سڑکوں پر آنے کی دعا بھی سکھلائی۔

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ترمذی کتاب الدعوت باب ماجاء مایقول اذاخرج من بیتہٖ)

تو شیطان اس سے دُور ہو جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تیرے لئے یہ (دعا) کافی ہے۔ تجھے ہدایت دی گئی اور تو بچایا گیا۔

حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں اس دُعا میں کچھ الفاظ زائد ہیں دونوں روایات جمع کر کے دعا اس طرح ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا. (ترمذی کتاب الدعوت)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت یا طاقت حاصل نہیں۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ ارشاد ہے کہ:

"اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلیٰ اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا."

(مسلم کتاب المساجدباب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد ومواضح الصلوٰۃ)

کہ اللہ کے نزدیک بہترین جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسند جگہیں اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں جانے کی دعا بھی سکھلائی تا انسان شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے۔

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔"

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد2 صفحہ 1168 مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار رہوں۔ اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

اس طرح حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے، خدا اس کے حساب میں دس لاکھ نیکیاں درج فرمائے گا، دس لاکھ خطائیں معاف فرمادے گا۔ اور دس لاکھ درجات بلند کر دے گا۔

"لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَايَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ قَدِيْرٌ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب مایقول اذادخل السوق)

ترجمہ: خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اقتدار اسی کا ہے، وہی شکر وتعریف کا مستحق ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ زندہ جاوید ہے، اس کے لئے موت نہیں، ساری بھلائی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اُن تمام برکات اور انعامات کا وارث بنائے جو ان دُعاؤں کے طفیل بازاروں سے وابستہ ہیں اور اُن تمام شرور سے محفوظ رکھے جن کا تعلق بازاروں سے ہے۔ آمین

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اِک نعرہ تکبیر فلک بوس لگائیں
ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں
(کلام محمود)

صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کا روحانی پروگرام

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار غور سے پڑھیں۔

۲۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دوہرائیں)

۳۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ

اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دہرائیں)

۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۶۔ مسنون درود شریف (کم از کم 33 بار روزانہ دھرائیں)

۷۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

مُحَمَّدٍ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۸۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کے قیام واستحکام کے لئے روزانہ دو نوافل ادا کریں۔

۹۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھیں۔

☆ حضور انور کا اِن دُعاؤں کے متعلق یہ ارشاد ہے کہ اِن پر غور کر کے پڑھیں۔